

حرف آغاز

عورت کی شہادت و قیادت

سید جلال الدین عمری

ہمسے پڑوسی ملک پاکستان میں جب سے سرکاری سطح پر اسلام میں عورتوں کے حقوق کی بحث شروع ہوئی ہے عورت کی شہادت (گواہی) اور اس کی سربراہی کے بارے میں اسلام کے نقطہ نظر پر اعتراضات کا سلسلہ جاری ہے شہادت کے مسئلہ پر اعتراض یہ ہے کہ اسلام میں دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کی شہادت کے برابر ہے یہ عورت کی توہین اور اس کے ساتھ غیر مساوی رویہ ہے۔

اس میں شک نہیں کہ اسلام نے بہت سے معاملات میں عورت اور مرد کی شہادت میں فرق کیا ہے لیکن اسے عورت کی توہین سمجھنا سراسر زیادتی اور اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہے یہ فرق اسلام نے زبردستی نہیں پیدا کیا ہے بلکہ اس کے اسباب خود عورت کی فطرت، اس کے مزاج، اور اس کے دائرہ عمل کے اندر موجود ہیں۔ اس مسئلہ میں اسلام کے نقطہ نظر کو کسی قدر تفصیل سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔

اسلام نے شہادت کی تین قسمیں قرار دی ہیں۔

حدود و قصاص میں شہادت

کسی شخص پر حد کے نفاذ یا اس سے قصاص لینے کے لیے دو مردوں کی گواہی ضروری ہے۔ البتہ زنا کے ثبوت کے لیے چار مردوں کی شہادت لازمی ہے۔ اس کے بغیر زنا کا الزام ثابت نہ ہوگا اور حد جاری نہیں ہوگی۔ قرآن مجید نے زنا کے ثبوت کے لیے نصاب شہادت کا ذکر ان آیات میں کیا ہے۔

وَالَّذِي يَأْتِيَنَّكَ الْفَاحِشَةُ مِنْ نِسَائِكَ

فَأَرْبَعَةٌ مِنْكُمْ أَوْ اثْنَتَانِ مِنَ الذَّكَرِ

دوسری جگہ فرمایا

وَالَّذِينَ يَزْنُونَ الْمُحْصَنَاتِ لَوْ كُنَّا نَؤْخَذُ

بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَإِذْ لَوْ هُمْ ثَلَاثَةٌ

جَلْدُهُ (النور: ۴)

کوڑے مارو

ان آیات میں: أَرْبَعَةٌ مِنْكُمْ (چار میں سے تین) اور اثْنَتَانِ مِنَ الذَّكَرِ (دو مرد) یا: أَرْبَعَةُ شُهَدَاءَ (چار گواہ) کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ زنا کے ثبوت کے لیے چار مردوں کی شہادت ضروری ہے۔

اس میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ جب تین جیسے جرم کے ثبوت کے لیے دو مردوں کی شہادت (تبعیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اس کے معنی یہ ہیں کہ حدود و قصاص میں صرف مردوں کی شہادت معتبر ہوگی عورتوں کی شہادت قبول نہیں کی جائے گی۔ مشہور تابعی امام زہری کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے دور میں اسی اصول پر عمل ہوتا تھا فرماتے ہیں:-

مضت السنة من لدن النبي صلى
الله عليه وسلم والخلفين من بعده
ان لا شهادة للنساء في الحدود و
القصاص بله
نبي صلى الله عليه وسلم اور آپ کے بعد کے
دووں خلفاء (شیخین) کے عہد سے یہ
سنت رہی ہے کہ حدود و قصاص میں عورتوں
کی شہادت قابل قبول نہیں۔

اسلام نے حدود اور قصاص، انسان کی جان، مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کے لیے رکھے ہیں۔ کوئی کسی کو قتل کر بیٹھے تو قصاص میں اس کی جان لی جاتی ہے۔ بے شادی شدہ شخص زنا کا ارتکاب کرے تو اسے کوڑے لگائے جاتے ہیں یہی جرم شادی شدہ شخص سے ہو تو اسے سنگسار کیا جاتا ہے چوری ثابت ہو جائے تو چور کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔ ہتک تراشی اور شراب نوشی پر بھی سخت سزائیں رکھی گئی ہیں جن جرائم پر اسلام نے حدود رکھے ہیں یا قصاص کا حکم دیا ہے وہ اتنی سنگین نوعیت کے ہیں کہ ان کے ارتکاب کے بعد آدمی زندہ بھی رہے تو سوائی میں اس کا وقار بری طرح مجروح ہو جاتا ہے اور اس کی عزت اور احترام باقی نہیں رہتا۔ ان جرائم کے ثبوت کے لیے عورتوں کی شہادت قبول نہ کیے جانے کی وجہ بظاہر ان کی یہی مخصوص نوعیت اور اہمیت ہے۔ عورت اصل گھر کی منتظر ہے اس کا ایک اپنا ذہن و مزاج ہے اور ایک خاص ماحول میں اس کی نشو و نما اور تربیت ہوتی ہے۔ اسے اُن حالات اور اسباب سے کم کی سالق پیش آتا ہے جن میں یہ بھیانک جرائم سرزد ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کے بارے میں اس کا علم اور مشاہدہ اتنا مکمل نہیں ہو سکتا جتنا مرد کا ہوتا ہے پھر یہ کہ عورت کے لیے اپنے مزاج کی نرمی اور احساس کی شدت کی وجہ سے انفرادی اور اجتماعی قتل، چوری، ڈکیتی اور عصمت دری جیسے بھیانک جرائم کا اپنی تمام تفصیلات کے ساتھ مشاہدہ کرنا انھیں پوری طرح محفوظ رکھنا اور ٹھیک ٹھیک بے کم و کاست عدالت کے سامنے پیش کرنا آسان نہیں ہے ان معاملات میں اس کے بیانات سے عدالت کو وہ یقین نہیں حاصل ہو سکتا جو مرد کے بیانات سے ہوتا ہے اس میں شک و شبہ کا پہلو غالب رہے گا۔ اسلام کا حکم ہے کہ بغیر مضبوط ثبوت کے حدود پر عمل نہ کیا جائے اور ملزم کو اس سے بچانے کی کوئی صورت نکالی جائے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

(بقیہ گذشتہ حاشیہ کافی ہے تو آؤں زنا ہی کے ثبوت کے لیے چار مردوں کی شہادت کو کیوں ضروری قرار دیا گیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ سوائی میں اس بے حیائی کا ذکر اور چرچا ہو۔ اگر کسی سے یہ جرم سرزد ہو بھی جائے تو اس پر پردہ ڈال دیا جائے زنا کی سزا اس وقت دی جائے جب کہ چار عینی شاہد اس کی گواہی دیں۔

سلہ ابن حجر: الدراری فی تخریج احادیث الہدیہ ص ۳۹۵

ادراء الحدود عن المسلمين
ما استطعتم له
جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے محدود کرو

ایک اور حدیث میں ہے کہ جہاں مشبہ موجود ہو محدود پر عمل نہ کیا جائے۔

ادراء الحدود بالشہات ۴
شہادت کی موجودگی میں حدود کو ٹال دو
بعض عورتیں ایسی ہو سکتی ہیں جن کا مشاہدہ قتل، چوری، ذکیت اور عصمت دری کی بھیانک شکلوں میں بھی قابل اعتماد قرار دیا جاسکتا ہے اور وہ انہیں عدالت کے سامنے ٹھیک طریقے سے پیش بھی کر سکتی ہیں لیکن بحیثیت ایک نوع کے عورت کا مزاج اس کا تحمل نہیں ہے۔ ظاہر ہے فیصلہ جب کسی نوع کے بارے میں کیا جائے گا تو اس کے چند افراد کو نہیں بلکہ اس کی بہت بڑی اکثریت کو سامنے رکھا جائے گا۔

حقوق و معاملات میں شہادت

حدود کو قصاص کے علاوہ دوسرے حقوق اور معاملات میں عورت کی شہادت قبول کی جائے گی۔ اس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ حدود و قصاص کی جو اہمیت ہے دوسرے معاملات کی نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ ان کا تعلق روزمرہ کے مسائل سے ہے۔ عورت کا دائرہ عمل گھر ہونے کے باوجود ان معاملات سے اسے برابر سابقہ پیش آتا رہتا ہے البتہ اس کے مخصوص حالات اور اس کی بعض کمزوریوں کی وجہ سے دو اقدامات کئے گئے ایک یہ کہ کسی معاملہ کا فیصلہ صرف عورتوں کی شہادت پر نہ کیا جائے، بلکہ اس وقت کیا جائے جبکہ یا تو اس کے حق میں دو مردوں کی شہادت ہو یا کم از کم ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں۔ ایک مرد کی جگہ دو عورتیں رکھنے کی وجہ قرآن نے یہ بیان کی ہے کہ کسی واقعہ کی تفصیلات عورت بھول سکتی ہے۔ ایک عورت سے بھول ہو جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے گی۔ ارشاد ہے:

وَأَسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رَجَالِكُمْ فَإِنْ لَوْ يَكُونُ رَجُلَيْنِ قَرَبًا فَإِمَّا أَنْ يَمْسُحَ بِلِبَاسِهِمَا مِنْ الشَّهَادَةِ أَنْ لَمْ يَلْمِزْ أَحَدُهُمَا فَنُفِذَ كَيْدُ أَحَدِهِمَا عَلَى الْآخَرِ ۚ (البقرہ: ۲۸۲)

اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ کرو اگر دو مرد ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں ان لوگوں میں سے جن کو تم گواہ بنا پاؤ پسند کرو تاکہ ایک ان میں سے بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے۔

آیت سے بظاہر یہ شبہ نہا ہے کہ عورتوں کی گواہی اسی وقت قبول کی جائے گی جبکہ مرد موجود نہ ہوں لیکن یہ شبہ صحیح نہیں ہے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ شہادت میں یا تو دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں جن معاملات میں عورت کو قیادت حاصل ہے ان میں مردوں کے ہوتے ہوئے بھی ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت قبول کی جائے گی۔

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷

آیت سے یہ استدلال بھی کیا گیا ہے کہ عورتوں سے الگ الگ شہادت نہیں لی جائے گی بلکہ شہادت کے وقت دونوں ایک ساتھ ہوں گی تاکہ جن باتوں کو ایک بھول رہی ہو اسے دوسری یاد دلا دے۔

آیت زیر بحث قرض کے احکام کے ذیل میں آئی ہے۔ اس لیے جہور الائمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ قرض کے لین دین اور مالی معاملات میں عورت کی شہادت قبول کی جائے گی۔

اضافہ کے نزدیک ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی صرف حدود و قصاص میں قبول نہیں کی جائے گی باقی رہا تجارت، قرض، مالی لین دین، عاریت، اجارہ، نکاح، نکاح، طلاق، وصیت، وراثت وغیرہ تمام حقوق و معاملات میں ان کی شہادت قابل قبول ہوگی۔

اس کی دلیل یہ دی گئی ہے کہ شہادت کے لیے تین باتیں ضروری ہیں۔ ایک یہ کہ واقعہ کا ٹھیک ٹھیک مشاہدہ ہو۔ دوسرے یہ کہ اسے پوری طرح یاد رکھا جائے تیسرے یہ کہ اسے من و عن بیان کیا جائے۔ عورت کی کمزوری قرآن نے یہ بیان کی ہے کہ وہ تفصیلات کو بھول سکتی ہے اس کی تلافی ایک مرد کی جگہ دو عورتیں رکھ کر دی گئی۔ لہذا حدود و قصاص کے علاوہ معاملات میں اس کی شہادت قبول کی جانی چاہئے۔

یہاں ایک سوال یہ کیا جاسکتا ہے وہ یہ کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے تو جن معاملات کا فیصلہ دو مردوں کی شہادت پر ہو تو اسے ان کا فیصلہ چار عورتوں کی شہادت پر بھی ہونا چاہئے۔ اس کا جواب فقہانے یہ دیا ہے کہ عقول بات صحیح ہے لیکن اگر اسے جائز قرار دے دیا جائے تو عورتوں کی گھر سے باہر آمد و رفت بہت بڑھ جائے گی۔ شریعت کا مقصد یہ ہے کہ وہ گھر سے باہر زیادہ نہ نکلیں۔ (اس لیے کہ اس سے جو مفاسد پیدا ہوتے ہیں وہ بڑے ہی خطرناک ہیں ان سب کا تجربہ ہمارے سامنے ہے)

عورتوں کے مخصوص مسائل میں شہادت

اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ جو معاملات عورتوں کے ساتھ مخصوص ہیں ان میں عورتوں کی شہادت کافی ہے جیسے ولادت کے وقت بچے کی زندگی کی شہادت۔ اس لیے کہ بچہ زندہ پیدا ہو تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اس سے متعلق احکام وراثت پر عمل ہو گا ورنہ نہیں۔ یا اس امر کی شہادت کہ کوئی عورت بالغ ہے یا نابالغ، باکرہ ہے یا نہیں۔ یا عورتوں کے مخصوص جنسی عیوب اور امراض کی شہادت۔ ان سب باتوں کا بعض اوقات نکاح اور اس سے متعلق مسائل پر اثر پڑتا ہے۔

اس مسئلہ میں ائمہ نہری کا بیان ہے

لے فتح الباری ج ۱۶/۵ ۱۶۹/۵ ایضاً ۱۶۸/۵ ۱۵۴/۳ منع شروح ہدایہ
۱۵۴ بعض تفصیلات میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔ یہاں اس سے بحث نہیں کی گئی ہے۔

مضت السنة ان تجوز شهادة
النساء في ما لا يطلع عليه غير
هن من ولا دات النساء و عيودهن
سنت یہ روی ہے کہ (صرف) عورتوں کی شہادت
ان معاملات میں جائز ہے جن سے ان کے علاوہ
دوسرا واقف نہیں ہوتا یعنی عورتوں کے بچہ جننے
کے وقت اس کی حالت یا ان کے عیوب۔

حضرت عبداللہ ابن عمر حضرت سعید بن المسیب حضرت عروہ بن زبیر کے اقوال بھی اس کی تائید میں ملتے ہیں حضرت
علیؓ کے بارے میں آنسے کہ انھوں نے ایک دایہ کی گواہی پر فیصلہ کیا حضرت عمرؓ نے بھی ایک دایہ کی شہادت کو تسلیم کیا کہ
بچہ زندہ پیدا ہوا تھا۔

فقہاء کے درمیان اس میں اختلاف ہے کہ عورتوں کے مخصوص مسائل میں کتنی عورتوں کی شہادت ضروری ہے۔
عام طور پر اس کے لیے چار عورتوں کا نصاب رکھا گیا ہے۔ امام مالک اور ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ اس میں دو عورتوں کی شہادت
پر فیصلہ ہوگا۔ امام ثوری اور احناف کے نزدیک ایک عورت کی شہادت بھی کافی ہے۔

احناف نے اس کی دو دلیل دی ہیں ایک یہ کہ اوپر کی روایت میں تعداد کی کوئی شرط نہیں لگی گئی ہے اس
لیے ایک عورت کی شہادت بھی کافی ہونی چاہیے۔ دوسری دلیل یہ کہ عورتوں کے مخصوص مسائل میں صرف انھیں کی شہادت
کو اس لیے کافی سمجھا گیا اور مرد کی شہادت کو ضروری نہیں قرار دیا گیا کہ کسی عورت کے پوشیدہ مقامات کو دوسری عورت
کے دیکھنے میں سختی قباحت ہے اس سے زیادہ اس میں قباحت ہے کہ کوئی مرد انھیں دیکھے اس بنیاد پر کہا جاسکتا ہے کہ
ایک عورت کے مقابلے میں زیادہ عورتوں کے معائنہ کرنے میں قباحت بھی زیادہ ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے
کہ ایک سے دو تین عورتوں کی شہادت ہو تو اس میں احتیاط ہے۔

عورت کی قیادت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لن یفلح قوم ولوا امرہم
امراتہن
وہ قوم ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی جس نے اپنے
معاملات کسی عورت کے سپرد کر دیے۔

اس سے یہ استدلال کیا گیا ہے اور یہ استدلال بالکل صحیح ہے کہ عورت اسلامی ریاست کی سربراہ نہیں ہو سکتی اس
کہ جو اقلام کسی قوم کے لیے موجب فلاح نہ ہو اور وہ اسے تباہی و فساد کی طرف لے جانے والا ہو اس کا اقتدار نہ ضروری ہے۔
اس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اس میں عورت کے ساتھ تعصب بتا گیا ہے اور اسے اجتماعی زندگی سے بے دخل کیا گیا ہے۔

لہ الدرایہ فی تخریج احادیث الہدیہ ص ۲۹۵ فتح الباری ج ۵/۱۶۸/۱۶۹ سہ ہدایہ ۳/۱۵۴

سہ بخاری، کتاب المغازی، باب کتاب النبیؐ، الی کسری و قیصر۔ ترمذی، ابواب الفتن۔

یہاں یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ اسلام میں ملکیت کے سربراہ کی حیثیت تاج برطانیہ کی طرح محض قانونی سربراہ کی نہیں ہے۔ وہی اصلاً ملکی معاملات میں مسؤل اور ذمہ دار ہوتا ہے۔ صحیح حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
الامام الذی علی الناس راع وھو امام جو لوگوں کا سربراہ ہے۔ وہ راعی اور نگراں ہے
مسؤل عن رعیتہ ملہ اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

ہمارے علمائے کرام نے لکھا ہے کہ اسلام میں ملکیت کے سربراہ کا ہونا اس لیے ضروری ہے تاکہ وہ احکام شریعت نافذ کرے اللہ کے حدود قائم کرے، دشمنوں سے ملک کی حفاظت کرے، مال غنیمت صحیح طریقے سے تقسیم کرے، مالیات کا نظم کرے، بقاوت اور بدامنی کو روکے، ہر حال میں عدل و انصاف قائم کرے۔ غریبوں اور لاوارثوں کے مسائل حل کرے وغیرہ۔
آئی بڑی ذمہ داریوں کو اٹھانے کے لیے وہ کہتے ہیں کہ سربراہ ملک ایسے شخص کو ہونا چاہیے جو انتہائی باہوش اور متاثر ہو، بڑی عقل و فراست رکھتا ہو، عرب اور دبیلے والا ہو۔ مضبوط اعصاب اور قوت ارادی کا مالک ہو، علم تقویٰ، انشائی صلاحت اور شجاعت اس کے اندر ہو، تجربہ بتا سکے کہ ملک وقت پر ماری خصوصیات مرد میں بھی کم ہی پائی جاتی ہیں، عورت میں تو ان کا پایا جانا اور بھی دشوار ہے۔

سربراہ ملکیت یا امام کے لیے یہ بھی ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ عوامی زندگی گزارے، جمعوں و عیدین کی نماز پڑھائے اور حج کا امیر ہو۔ اس سب کا مقصد یہ ہے کہ عام لوگوں سے اس کا رابطہ مضبوط رہے، وہ آسانی سے اس سے مل سکیں اور وہ خود بھی ان کے حالات سے براہ راست واقف ہو سکے۔

عورت کے لیے اسلامی حدود و معاشرت کی پابندی کرتے ہوئے اس طرح کی پبلک زندگی گزارنا نامکن نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عورت اپنی قوت و صلاحیت، انداز فکر اور حرمان اور جذبات و احساسات کی بھی پہلو سے سیاست کا بوجھ اٹھانہیں سکتی۔
یہاں یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ اس بحث کا تعلق حکومت کی سربراہی یا امامت کبریٰ سے ہے۔ اس سے کم تر درجہ کی اجتماعی ذمہ داریاں اسے سونپی جاسکتی ہیں یا نہیں اس میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔ فقہ حنفی کی رو سے وہ حدود و قصاص کے علاوہ دیگر معاملات کا فیصلہ کر سکتی ہے چنانچہ ہدایہ میں ہے:-

یجوز قضاء المرأة فی کل شیئی الا فی الحدود و قصاص کے علاوہ دیگر معاملات میں فیصلہ الحدود و القصاص ملہ کرنا عورت کے لیے جائز ہے۔

اسی طرح اسے اوقات کی نگراں اور عقیوں کی سرپرست بھی بنایا جاسکتا ہے۔
ان تفصیلات پر جو شخص بھی تحقیق سے غور کرے گا اسے اعتراف کرنا پڑے گا کہ اسلام نے عورت کے ساتھ تو تعصب برتا ہے اور نہ کسی قسم کی زیادتی کی ہے بلکہ اس پر بڑی ذمہ داریاں ڈالی ہیں جن کو وہ آسانی سے اٹھا سکتی ہے جو ذمہ داریاں اس کی قوت سے باہر ہیں اس سے اسے سبک دوش کر دیا ہے۔ یہ نا انصافی نہیں عین انصاف ہے۔

ملہ بخاری کتاب الاعتصام باب قول اللہ و الطیو الخ ملہ تفصیل کے لیے دیکھی جائے۔ شرح عقائد نسفی ص ۱۱۴ ملہ غزالی ملہ ہدایہ ۳/۳۸ ملہ در المختار مع رد المحتار ۲/۹۴ ملہ عورت کی شہادت یا قیادت کے موضوع پر اسلام کے نقطہ نظر کو تفصیل سے سمجھنے کے لیے ملاحظہ پوراء کی کتاب معورت۔ اسلامی معاشرہ میں۔